حج کا مذاکرہ

مولانا محمد فاروق صاحب مکۃ مکرمۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الصلاۃ و السلام علی من لا نبیّ بعدہ

اما بعد

فأعوذ باللہ من الشیطن الرجیم   بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكاً وهُدًى لِّلْعَالَمِينَ (96) فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ ومَن دَخَلَهُ كَانَ آمِناً ولِلّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ البَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً ومَن كَفَرَ فَإِنَّ اللّهَ غَنِيٌّ عَنِ العَالَمِينَ (97)

وقال النبيُّ صلى الله عليه وسلم أَلَا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الغَآئِبَ أو كما قال صلى الله عليه وسلم

سب سے پہلی بات سب سے پہلا گھر جو زمین پہ رکھا گیا وہ بیت اللہ کو رکھا بیت اللہ کو دو مقصد کے لئے بنایا ہدایت اور برکت کے لئے۔ اگر بیت اللہ کے ماحول میں ہدایت والے اعمال ہوں گے تو لوگ ہدایت یافتہ بنیں گے اور برکت والا بنیں گے۔ اگر ہدایت والے اعمال نہ ہوں تو ھدیے لے کے جائیں گے زندگیوں سے برکت نکل جائے گی یہ مولانا سعید خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے۔

حج

حج کے معنی قصد کے ہیں ارادے کے۔ حاجی وہ ہے جس کا ارادہ اللہ کی رضا ہو۔

حضرت مولانا سعید خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے حج سے بنے گا یا بگڑے گا اگر حضور اکرم ﷺ کے طریقہ پر حج ہے تو بنے گا اور اگر حضور ﷺ کے طریقہ پر نہیں تو بگڑے گا پھر فرمایا کہ ایک حج کا ظاہر ہے ایک حج کا باطن ہے۔

حج کا ظاہر یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر حج ہو۔

حج کا باطن یہ ہے کہ صفات والا حج ہو، یقین والا، اخلاص والا، صفتِ احسان والا اور اونچے اخلاق والا حج ہو اور تقوے والا۔ گناہ اور گناہ کی باتوں سے اور جھگڑوں سے بچتے ہوئے ہو یہ حج مبرور ہو گا اور اس کے انعامات یہ ہیں۔

۱۔ گناہ معاف ہوں گے۔

۲۔ دعائیں قبول ہوں گیں۔

۳۔ ۴۰۰ کو حاجی جنت میں لے جائے گا۔

۴۔ حاجی کبھی فقیر نہیں ہو گا۔

۵۔ اور حجِ مبرور کی جزا جنت ہے۔

یہ صفات والے حج کے لئے ہے۔ صفات والا حج نہ ہو اسے حجِ مبرور نہیں کہتے۔ کوشش کرنا ہے کہ صفات والا حج ہو۔

پھر فرمایا حج سے بنے گا یا بگڑے گا۔ اگر حج جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پہ ہے تو بنے گا حضور ﷺ کے طریقے پر نہیں ہے تو بگڑے گا۔

حج کی روح کیا ہے؟

حج سے حشر کا میدان یاد آجائے اور دل ڈر کے توبہ کر لے۔ حج کی روح توبہ ہے۔

مولانا سعید خان صاحب فرماتے تھے ہم استغفار کرتے ہیں توبہ نہیں کرتے۔ ہم یہ تو کہتے ہیں معاف کر دے یہ نہیں کہتے آئندہ نہیں کروں گا۔ یہ اس لئے نہیں ہو رہا کہ دعوت نہ دینے کی وجہ سے ایمان میں کمزوری آئی توبہ پہ استقامت نہیں رہتی۔ داعی بن کے جائے گا ایمان میں قوت ہو گی توبہ پہ استقامت ہو گی۔ عرفات میں کہہ رہا ہے اے اللہ! معاف کر دے آئندہ نہیں کروں گا پھر کہتا ہے میں نے زمین دبائی ہے دے دوں گا، پیسے دبائے دے دوں گا تھوڑی دیر میں کہتا ہے اے اللہ اگر دے دوں گا تو میں کہاں سے کھاؤں گا وہیں توبہ کو توڑ دیتا ہے۔

حج کی قبولیت کی علامت کیا ہے؟

حج سے زندگی بدل جائے، یقین بدل جائے مال سے مسئلہ حل نہیں ہو گا دعاؤں سے مسئلہ حل ہو گا۔

دوسرا طریقۂ زندگی بدل جائے یعنی حضور اقدس ﷺ والی زندگی کو لے کر جائے۔ اور مقصد بدل جائے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم والے کام کو اپنا کام بنالے اور حضرت مولانا سعید خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا حج کی محنت کا مقصد کیا ہے؟ فرمایا ساری دنیا کے حاجی داعی بن کر جائیں اس لئے کہ حضور اقدس

صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا تھا أَلَا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الغَآئِبَ یوم النحر میں اب تمھارے ذمہ غائبین تک پہنچانا ہے۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ وصیت ہے امت کے لئے اور حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب فرماتے ہیں یہ امانت ہے پہنچاؤ گے تو امین ہو نہیں پہنچاؤ گے تو خائن ہو خائن کی دعا نہیں قبول ہوتی اور چوتھا جذبہ بدل جائے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم والا جذبہ ہو

اب میرے دوستوں حج میں آنے والے حاجیوں کی چار (۴) قسمیں ہیں

جیسے کہ مولانا عبید اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (نظام الدین والے) فرماتے تھے

۱۔ **پہلا حج:** مشرکین کا حج (حج الجاهلية) کہ بیت اللہ آئے غیروں کے یقین سے غیروں سے مانگتے ہوئے اور غیروں سے امید وخوف رکھتے ہوئے لہذا ان کے حج کی کوئی قیمت نہیں حالانکہ حج میں وہ کھانا کھلاتے تھے، شربت پلاتے تھے لیکن حج کی کوئی قیمت نہیں کیونکہ کلمہ نہیں۔

۲۔ **دوسرا حج:** صالحین کا حج حج کے رکن کو ادا کرنے کے لئے آئے صفات کے ساتھ، یقین کے ساتھ، اخلاص کے ساتھ، اللہ کے دھیان کے ساتھ اور تقوے کے ساتھ یعنی گناہ اور گناہ کی باتوں سے اور جھگڑے سے بچتے ہوئے حج میں آئے۔ لہذا اللہ ان کو حج مبرور دیں گے اور انعامات دیں گے

۳۔ **تیسرا حج:** انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا حج: اپنی امت پر محنت کر کے بیت اللہ آئے ایمان، عبادت اور اخلاق لوگوں کے بنائے اور اخلاص بنایا اور یہاں دعا مانگی یا اللہ محنت قبول فرما۔ ہمیں بھی اللہ تعالی نے اپنی محنت کو قبول کرانے کے لئے بھیجا ہے

۴۔ **چوتھا حج:** خاتم الأنبیاء جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حج ہے: اپنی امت پر محنت کر کے آئے۔ ایمان، عبادت، اخلاق، اخلاص بنا کر آئے اور دعوت کی تربیت فرمائی ۲۳ سال اور حج میں آکر یوم النحر میں عید کے دن خطبہ دیا اور امت کی ذمہ داری امت کو سپرد فرمادی۔ اسی لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا حج عبادت بھی ہے، دعوت بھی ہے۔ اسی لئے حجۃ الوداع کو حجۃ البلاغ حجۃ التّمام بھی کہا جیسے کہ مولانا ابو الحسن ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا حج دنیا میں اسلام پھیلنے کا ذریعہ ہے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حج میں چار اعمال ملتے ہیں:

دعوت، تعلیم، ذکر عبادت، خدمت مناسکِ حج کے ساتھ۔

دعوت کیسے؟

حجۃ الوداع سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۰ سال منٰی میں گشت فرمایا ایک بھی مدد کرنے والا نہیں تھا فلا یجد احداً ینصرنی پھر ٦ آدمی مسلمان ہوئے مدینہ گئے محنت کی ۱۲ ہوئے پھر ۷۲ ہوئے پھر مدینہ سے پورے عالم میں اسلام پہنچا گویا منٰی کا گشت ذریعہ بنا ہے مدینہ اسلام پہنچنے کا اور پھر مدینہ سے پورے عالم میں اسلام پہنچنے کا۔ اور حضرت مولانا سعید خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے ۵ خطبے دیئے حج میں آخری میں فرمایا اب تمہارے ذمہ غائبین تک پہنچانا ہے۔ امت کی ذمہ داری امت کو سپرد کر دی اسی لئے حضرت مولانا سعید خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے حج کی

محنت کا مقصد ساری دنیا کے حاجی داعی بن کر جائیں (داعی بنیں اوروں کو داعی بنائیں خود بھی عبادت کریں اوروں کو بھی عبادت پر لائیں)

تعلیم:

دوسرا عمل تعلیم ہے فضائل سنائے اعمال حج کے اور طریقۂ حج سکھایا عملاً۔ لہذا طواف کے ہر قدم پر ۷۰ ہزار نیکی، ۷۰ ہزار گناہ معاف اور ۷۰ ہزار درجے بلند ہوں گے المتجر الرابح میں حدیث ہے۔ مقامِ ابراہیم پہ نماز پڑھے گا سارے گناہ معاف ہوں گے، صفا مروہ پہ دوڑے گا ۷۰ غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب، کنکری مارنے پر وہ گناہ معاف ہوں گے جو ہلاک کرنے والے ہیں، طوافِ زیارت پر کندھے ہلا کر فرشتے کہیں گے جاؤ تمہاری مغفرت ہو گئی نئی زندگی گزارو۔ بہر حال فضائل کی ایسی فضا قائم کریں کہ چیزوں سے دل ہٹ کر اعمال کی طرف مڑ جائے اور اس کا یقین پیدا ہو جائے کہ مسئلے کا حل اعمال میں ہے جو صفات کے ساتھ ہیں۔ ہر بلڈنگ میں، ہر خیمے میں ان اعمال کی فضا قائم ہو۔

ذکر تلاوت اور عبادت:

تیسرا عمل ذکر تلاوت اور عبادت ہے۔ حج کو سیکھ کر کرنا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر عبادت کو سیکھ کر کرنا ہے۔ ذکر میں فرمایا فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِندَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ خصوصاً لبیک کو سیکھنا ہے اور اس کو یقین کے ساتھ کہنا ہے اور اللہ کے دھیان کے ساتھ اور اخلاص کے ساتھ اور اس خوف کے ساتھ کہنا ہے ہو سکتا ہے لا لبیک کہا جائے تمہارا مال حرام ہے اور پوری امید کے ساتھ کہنا ہے کریم کا دروازہ ضرور کھلے گا

خدمت:

چوتھا عمل خدمت ہے۔ کھانے کھلانا، نرم بات کرنا، سلام پھیلانا یہ ۳ باتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حج کی نیکی ہے۔

افضل حج کیا ہے؟

العجُّ و السّج خوب زور سے آواز لبیک لبیک کا ہو اور خوب خون بہنے والا جانور ذبح کیا جائے

چار اعمال کو صفات کے ساتھ کریں گے تو اس حج کی نقل ہو گی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے ساتھ جیسے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا حج پورے عالم کے لئے ھدایت کا ذریعہ بنا ایسے ہی ہمارا حج اللہ تعالی اپنے فضل سے پورے عالم کی ھدایت کا ذریعہ بنائیں گے۔

حرمین کے کام کے فضائل و فوائد:

حرمین میں جو گشت کرے گا مکہ، مدینہ، منٰی میں جو گشت کرے گا یہ اعمال زندہ ہوں گے۔ حرمین کی زمین قیامت میں گواہی دے گی جیسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں گواہی دے گی۔ مولانا یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس زمین میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قربانی کے انوارات دبے ہوئے ہیں، 4اب قیامت تک جو گشت کرے گا اس کی دعوت میں یہ انوارات پیدا ہوں گے، پورے عالم میں ھدایت آئے گی باذنہ تعالی، پوری امت کی محبت ملے گی، اور امت کا درد و غم آئے گا پورے عالم میں اور تمام اقوامِ عالم میں اللہ تعالی کام کا سلیقہ سکھائیں گے

حرمین کے کام کی اہمیت:

پورے عالم میں جماعتیں بھیجی جاویں تو کتنے ٹکٹ کتنے پاسپورٹ کتنے پرانوں کی ضرورت ہے یہاں پر پورا عالم آیاہوا ہے اب بغیر پاسپورٹ بغیر ویزے کے پورے عالم میں کام کرلیں۔ جس کو مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایاجو تمہارے گشت سے آجائے تمہاری کمائی ہے جس کو اللہ پاک بغیر گشت کے لاویں وہ اللہ کی عطاہے۔ اللہ کی عطا زیادہ قیمتی ہے تمہاری کمائی سے۔ پورا مجمع یہ اللہ کی عطاہے جو بیت اللہ میں آیاہوا ہے جو عطا کی قدر کرے گا اللہ اور زیادہ دیں گے

تشکیل اور ترتیب:

تشکیل کے معنی کن میں کام کرنا ہے؟

ترتیب کے معنی کیسے کام کرنا ہے؟

تو اپنی نیت گھر والوں کی پورے عالم کی قیامت تک جن و انسانوں کی ھدایت کی نیت کرنی ہے سلام سب کو کریں گے بات اس سے کریں گے جس میں تشکیل ہے ہر ایک سے نہیں کریں گے

پہلی تشکیل: جن ملکوں سے آپ آئے ہیں ان میں کام کریں ان کے نئے پرانے دونوں میں کام کریں۔ جیسے آپ پاکستان کے ہیں پاکستان کے نئے حاجی پرانے حاجی دونوں میں کریں۔ کیونکہ مولانا سعید خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا ملک والوں کا ملک والوں میں کام کرنا کوئی اشکال نہیں۔

دوسری تشکیل برابر کے ملک میں کام کریں گے:

اس کے نئے پرانے دونوں میں کام کریں گے ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش۔ حضرت مولانا سعید خاں صاحبؒ سے پوچھا کیا بات کریں؟ فرمایا حاجی حج کو سننا چاہتا ہے تم پہلے حج کے فضائل سناؤ، پھر دعوت دو، پھر اپنے ملک میں وقت لگانے کی ترغیب دو۔ اور ۵ کام میں جڑیں، جماعت آوے تو نصرت کرنا، اور ۵ وقت کی نماز پڑھنا۔

تیسری تشکیل:

جن ملکوں میں آپ گئے ہیں ان کے صرف پرانوں میں کام کرنا ہے ان کے نئے میں کام نہیں کرنا۔

چوتھی تشکیل:

جو ملک والے آپ کے یہاں آئے ہیں ان کے صرف پرانوں میں کرنا ہے ان کے نئے میں نہیں کرنا۔ جو ملک والے آپ کے یہاں آئے ہیں یعنی آپ کی مسجد میں آئے ہیں، آپ کے اجتماع میں آئے ہیں، اور آپ کی تشکیل ہوئی ہے صرف ان کے پرانوں میں کرنا ہے۔

پانچویں تشکیل:

اور جن کی زبان آپ جانتے ہیں ان کے پرانوں میں کام کرنا ہے۔ اب آپ کو عربی آتی ہے فرانس کے لوگ عربی جانتے ہیں مغرب کے لوگ ہیں ان سے آپ نے بات کرلی وہ تین براعظم میں فرانس والوں میں کام کریں گے آپ کو حصہ ملے گا، آپ نے انگریزی میں بات کرلی ساؤتھ افریکا کے پرانوں سے اب

ساؤتھ افریکا والے انگلینڈ، امریکا، آسٹریلیا ان تمام ملکوں میں جہاں انگریزی چلتی ہے پر انوں میں کام کرلیں گے

چھٹی تشکیل:

ہمشکل جیسے انڈونیشیا، ملیشیاء جب آپس میں بیٹھتے ہیں کوئی نظروں میں نہیں آتا۔

اصول: یہ ٦ تشکیلیں کیوں ہیں؟ مکی زندگی میں ہر وہ چیز جو نگاہ میں لائے اور چوکنا کرے، سوال پیدا کرے کہ کیا کر رہے ہو؟ اس سے بچنا ہے۔ جیسے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قصہ، بہت بہادر تھے انا الذی سمتنی امی حیدرا مرحب کو کہا اور اس کو گرا دیا وہ مر گیا اللہ نے اس کو مار دیا لیکن جب حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابوذر کو لے جانے لگے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ احتیاط کرتے ہوئے لے گئے کہ اگر مجھے کوئی دیکھے گا میں جوتی صحیح کرنے کے بہانے سے بیٹھ جاؤں گا یا پیشاب کرنے کے بہانے سے بیٹھ جاؤں گا اور تم آگے نکل جانا تو یہ بزدلی نہیں ہے یہ حکمت ہے۔ حسنِ تدبیر اور حکمت سے کام کرنا ہے اتباعِ سنت میں خوف کی وجہ سے نہیں۔ تو محنت بھی اللہ کے یہاں قبول ہوگی اور ہدایت بھی آئے گی

وإن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا۔

کام کو حکمت سے کریں گے، احتیاط سے کریں گے تو محنت قبول ہوگی اور اگر نہیں کریں گے تو محنت قبول نہیں ہوگی۔ حضور ﷺ کی اتباع اور اخلاص سے محنت اللہ کے یہاں قبول ہوتی ہے اللہ اپنی بارگاہ میں سب کو قبول فرمائے۔

ترتیب کیا ہے؟

کیسے کام کرنا ہے؟

اللہ کی طرف متوجہ ہو کر پرانوں کو تلاش کرنا جب مل جائیں تو رہبر بنا کر بلڈنگ میں جانا ہے وہاں پورا مذاکرہ کرنا ہے اور ترغیب دینی ہے جیسے مذاکرہ گزرا۔

اب بلڈنگ میں اور منی کے خیموں میں ۴ کام زندہ کرنے ہیں۔

۱۔ جماعت بنانی ہے یعنی ذمہ دار بنانا ہے

۲۔ مشورے کا وقت طے کرنا ہے کب آپ لوگ مشورہ کریں گے

۳۔ کمرے کمرے میں گشت کرنا ہے

۴۔ تعلیم کمرے کمرے میں زندہ کرنا ہے

اور دو کام نہیں کرنے ہیں: پوری بلڈنگ کو جمع کر کے بیان نہیں کرنا، حرم شریف میں ایک ایک سے بات کرنی ہے زیادہ سے بات نہیں کرنی یعنی حلقہ لگا کر بات نہیں کرنی کیونکہ مولانا سعید خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مکی میں زندگی مسجدِ حرام میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرنا ثابت نہیں ہاں صفا پہاڑی پہ کیا جو مسجدِ حرام سے باہر ہے اور حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہما نے کیا

اجازت لے کر لیکن اتنا مارا کہ چہرہ ورم ہو گیا لیکن باہر ایک ایک سے بات کی تو ۹ مسلمان ہوئے دو دن میں۔

ایک بلڈنگ میں اگر یہ ترتیب بنالی تو یہ الف ہے، یعنی ایک ذمہ داری ادا کی اب دوسری ذمہ داری یہ ہے کہ اس بلڈنگ والوں کو کہنا ہے، کہ سارے بلڈنگ جو اس محلہ میں ہے تمام بلڈنگ میں جماعت بنانا مشورہ، گشت، تعلیم قائم کرنا یہ دوسری ذمہ داری ہے۔ ایک ذمہ داری اپنی بلڈنگ کی دوسری ذمہ داری اس محلہ کی تمام بلڈنگوں میں پرانوں کو تلاش کر کے ان بلڈنگوں میں جماعت، مشورہ، گشت، تعلیم قائم کرنا یہ دوسری ذمہ داری ہے۔

تیسری ذمہ داری یہ ہے کہ چاروں طرف بیت اللہ کے جتنی بلڈنگ ہیں ادھر گشت کر کے اور پھر کر پرانوں کو تلاش کرنا اور ان تمام بلڈنگوں میں جماعت، مشورہ، گشت، تعلیم قائم کرنا۔ یہ تیسری ذمہ داری ہے۔

پھر چوتھی ذمہ داری یہ ہے کہ تمام وہ ملک جن میں آپ کی تشکیلیں ہوئی ہیں (یعنی ٦ تشکیلیں ہیں) ان کے پرانوں سے مل کر ان کو پورے کام پر ڈالنا جیسے آپ کر رہے ہیں وہ بھی کریں جس سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ساری دنیا میں کام کے پہنچنے کا ذریعہ اللہ بنائینگے (اپنے فضل و کرم سے)

یہ سارا جو کام عرض کیا یہ جسم ہے اور روح راتوں کو رونا ہے اور آپس کی محبت ہے۔ جیسے کہ حضرت مولانا سعد خان صاحبؒ نے فرمایا۔

آپس کی محبت کے فائدے:

ا۔ اللہ جل جلالہ کی مدد آئے گی، ۲۔ اور برکت ہو گی، ۳۔ اور دعائیں قبول ہوں گیں، ۴۔ اور حق زندہ ہو گا اور پھیلے گا اور اگر محبت نہ ہو گی تو مدد ہٹ جائے گی، برکت اٹھ جائے گی، دعائیں قبول نہیں ہوں گیں، کافروں کو ان پر مسلط کریں گے۔

اب بتاؤ بھائی حرمین میں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں، مکے کی گلیوں میں، منٰی کی گھاٹیوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غم اور درد کے ساتھ دن رات پھرنے کے لئے کون کون تیار ہے۔ تیار ہیں انشاء اللہ۔

اب اس کے لئے دوسری تشکیل اپنے ملک میں جا کر گھر جانے سے پہلے نقد وقت لگانے کے لئے کون تیار ہے تاکہ حرمین سے نکلنے کی نسبت ملے۔ جیسے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم یہاں سے اللہ کے راستہ میں گئے۔

ہر بلڈنگ میں ہر خیمے میں جماعت، مشورہ، گشت، تعلیم قائم کرنا

اور نقد حاجیوں کی تشکیل کرنا کہ گھر جانے سے پہلے وقت لگانے کے لئے کون تیار ہے

اور حضور ﷺ کے کام کو اپنا کام بنانے کے لئے کون تیار ہے۔